عشاء کی چوتھی رکعت میں بھولے سے جہری قراءت کرنے کا حکم

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی نمبر: Nor-12756

تاریخ اجراء: 18 شعبان المعظم 1444ھ / 11 مارچ 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر امام صاحب نمازِ عشاء کی چوتھی رکعت میں بھول کر بلند آواز سے سورۃ الفاتحہ پڑھ لیں، تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں امام پر سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت میں قراءت آہستہ آواز میں کرنا واجب ہے، اور جن رکعات میں آہستہ قراءت کرنا واجب ہے وہاں سہواً ایک آیت بھی جہر سے پڑھ لینے کی صورت میں سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ **اب جبکہ صورتِ مسئولہ میں امام صاحب نے عشاء کی تیسری رکعت میں بھولے سے پوری سورۃ الفاتحہ ہی جہر سے پڑھ دی تو اس صورت میں امام پر سجدہ سہو واجب ہو گیا۔ ہاں! اگر امام صاحب واجب ہونے کے باوجود سجدہ سہو نہیں کرتے تو اس صورت میں وہ نمازِ عشاء واجب الاعادہ ہو جائے گی۔**

عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ جیسا کہ مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، مجمع الانہر، بحر الرائق، تبیین الحقائق وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "والنظم للاول" (و) يجب (الإسرار) وهو إسماع النفس في الصحيح وتقدم (في) جميع ركعات (الظهر والعصر) ولو في جمعهما بعرفة **(و) الإسرار (فيما بعد أوليي العشاءين)** الثالثة من المغرب **وهي والرابعة من العشاء**" یعنی نمازِ ظہر اور عصر کی تمام رکعتوں میں خواہ انہیں عرفات میں ایک ساتھ ادا کیا جائے، یونہی عشاء کی آخری دو رکعات میں اور مغرب کی تیسری رکعت میں آہستہ آواز سے قراءت کرنا واجب ہے۔ صحیح قول کے مطابق سری قراءت سے مراد یہاں اتنی آواز سے

قراءت کرنا ہے کہ (کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو تو) نمازی اپنے کانوں سے سن سکے جیسا کہ یہ بات ماقبل میں گزر چکی ہے۔

(مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، کتاب الصلاۃ، ص253، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمہ اس متعلق فرماتے ہیں: "(ويجهر الإمام) وجوبا (في الفجر وأولى العشاءين وجمعة وعيدين وتراويح ووتر بعدها) أي في رمضان (**ويسر في غيرها** كمتنفل بالنهار) فإنه يسر" یعنی فجر اور مغرب و عشاء کی پہلی دونوں رکعتوں میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور رمضان میں تراویح کے بعد وتر کی نماز میں امام پر جہر واجب ہے اور ان کے علاوہ نمازوں میں آہستہ پڑھے گا۔ جیسا کہ دن کے نوافل پڑھنے والا آہستہ آواز میں پڑھے گا۔ (الدر المختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ج02، ص304-306، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے: "فجر و مغرب و عشا کی دو پہلی میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور وتر رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور **عشا کی تیسری چوتھی** یا ظہر و عصر کی تمام **رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔**" (بہارِ شریعت، ج01، ص544، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سری نماز میں ایک آیت کی مقدار جہر کرنے پر سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ غنیۃ المتملی میں ہے: "لو جهر الإمام فيما يخافت أو خافت فيما يجهر قدر ما تجوز به الصلاة يجب سجود السهو عليه" یعنی اگر امام نے جوازِ نماز کی مقدار سرّی نماز میں جہر سے یا جہری نماز میں آہستہ قراءت کی تو اس پر سجدہ سہو لازم ہو گا۔ (غنیۃ المتملی، فصل فی سجود السھو، ص457، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "**اگر امام اُن رکعتوں میں جن میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ جیسے** ظہر و عصر کی سب رکعات اور **عشاء کی پچھلی دو** اور مغرب کی تیسری اتنا قرآن عظیم جس سے فرض قراءت ادا ہو سکے (اور وُہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ایک آیت ہے) بھول کر بآواز پڑھ جائیگا تو بلاشبہ سجدہ سہو واجب ہو گا، اگر بلا عذرِ شرعی سجدہ نہ کیا یا اس قدر قصداً بآواز پڑھا تو نماز کا پھیرنا واجب ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج06، ص250-251، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: "امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سرّی میں جہر سے تو سجدۂ سہو واجب ہے۔" (بہارِ شریعت، ج01، ص714، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم